Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

13

یوم: سہ شنبہ ٭ ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۴ ھ

جلد ۴۴/۹	۵ وفا ۱۳۳۴ ہش ٭ ۵ جولائی سنہ ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۵۹

کراچی میں ضروری ادویات کا محفوظ ذخیرہ رکھا جائے گا

کراچی ۴ جولائی۔ مرکزی حکومت نے ملک کی ضروریات پورا کرنے کے لئے ضروری ادویات کا محفوظ ذخیرہ کرنے کے انتظامات مکمل کرلئے ہیں ـــ یہ انتظامات حکومت کے ایما پر ایک غیر ملکی فرم نے کئے ہیں ـــ توقع ہے کہ ملک میں آئے دن ادویات کی جو قلت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اس میں اب بڑی حد تک کمی ہو جائے گی۔ اور لوگوں کو ضرورت ہوتے ہی ادویات فراہم کردی جایا کریں گی۔ غیر ممالک میں آرڈر بھجوانے اور وہاں سے ادویات کے آنے میں جو عرصہ لگتا تھا۔ اسکی اب ضرورت نہ رہے گی۔

٭ ڈھاکہ ۴ جولائی کپڑے کا ایک اور کارخانہ یہاں عنقریب کام شروع کرے گا۔ جو جدید ترین مشینوں سے آراستہ ہے۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۴ جولائی۔ مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب قائمقام امیر مقامی ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ـــ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ـــ مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب بدستور بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہیں۔ کچھ دنوں سے نقاہت اور کمزوری زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نئی مجلس دستور ساز کے انتظامات مکمل ہوگئے

مری ۴ جولائی۔ آئندہ جمعرات کو پاکستان کی نئی مجلس دستور ساز کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس کے جملہ انتظامات مکمل ہوگئے ہیں۔ مجلس دستور ساز کے سیکرٹری مسٹر ایم بی احمد اجلاس کا ایجنڈا تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ہفتہ کے روز پنجاب کے گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی نے انتظامات کا معائنہ کیا۔

۲۵ ہزار ایکڑ زمین غریب کسانوں میں تقسیم کردی گئی

قاہرہ ۴ جولائی۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر نے کل ۲۵ ہزار ایکڑ زمین غریب کسانوں میں تقسیم کی۔ یہ زمین بڑے بڑے جاگیرداروں کی جاگیریں ضبط کرکے حاصل کی گئی ہے۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کرنل ناصر نے کہا میری حکومت ملک سے جاگیرداروں کی مطلق العنانی ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

امریکہ کا یوم آزادی

نیویارک ۴ جولائی۔ تمام امریکہ میں یوم آزادی کی تقریب منائی جا رہی ہے۔ پولیس نے ٹریفک کے حادثات کی روک تھام کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے ہیں۔ پچھلے سال یوم آزادی کی تقریبات میں ۴۰۴ اشخاص ٹریفک کے حادثات میں ہلاک ہوئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور معہ اہل بیت و خدام بخیریت لنڈن پہنچ گئے مقامی جماعت نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا

حضور کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

ربوہ ۴ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جو تازہ اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

لنڈن ۳ جولائی ۱۲ بجکر چھ منٹ: "سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ لمبے سفر کی وجہ سے حضور کوفت محسوس کرتے رہے ہیں۔ ویسے عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ پرائیویٹ سیکرٹری"

مکرم مولود احمد خاں صاحب بی اے امام مسجد لنڈن کی طرف سے مندرجہ ذیل تار موصول ہوئی ہے۔

لنڈن ۳ جولائی ۱۲ بجکر چھ منٹ: "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہل بیت و خدام ڈین ہیگ سے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ مقامی جماعت کے احباب حضور کے خیر مقدم کے لئے کشتیوں پر آئے ہوئے تھے۔ بندرگاہ سے مسجد احمدیہ لنڈن تک کا فاصلہ حضور نے معہ قافلہ چھ کاروں میں طے کیا۔ استقبال کرنیوالے منتظر احباب کو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ مولود احمد خاں"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

مندرجہ بالا تاروں سے قبل بذریعہ ہوائی ڈاک مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی تھی۔

ڈین ہیگ ۲۵ جون سنہ ۵۵ء صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا کہ "زیورچ میں تو صحت بڑی تیزی سے ترقی کر رہی تھی۔ مگر ہالینڈ میں آکر ترقی رک گئی ہے۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کی آب و ہوا صحت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ مگر اس جگہ کی نہیں۔ ڈاکٹروں نے چونکہ آرام پر زور دیا ہے۔ اسلئے اب لنڈن جاکر دیکھیں گے۔ کہ وہاں کیا اثر ہوتا ہے۔ یہاں تو کوئی اچھا فرق نہیں پڑا" (پرائیویٹ سیکرٹری)۔

فرانس تشدد پسندوں کے آگے نہیں جھکے گا

پیرس ۴ جولائی۔ الجزائر کے فرانسیسی گورنر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس تشدد کے آگے وہ کبھی سر نہیں جھکائے گا۔ اور تشدد پسندوں کو کچلنے کا تہیہ کر چکا ہے۔

دو صوبوں میں خوفناک قحط نمودار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں افراد موت کے خطرہ سے دوچار ہیں۔

اشتراکی چین میں قحط

ہانگ کانگ ۴ جولائی۔ کمیونسٹ چین سے آمدہ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے متعدد

مرزا احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جولائی ۱۹۵۵ء

ایران میں بہائیوں پر سختی

ایران میں بہائیوں کے خلاف جو شورش برپا ہو رہی ہے اور ان پر جو سختیاں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے ان اخبارات نے اس کی مذمت کی ہے۔

ہم بہائیت کو جیسا کہ بہائیوں کا خود دعویٰ ہے۔ اسلام سے بالکل الگ دین سمجھتے ہیں۔ اور ان کے غلط اصولوں کی تردید کرنا اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ امر اسلام کے منافی سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اعتقادات کی وجہ سے ان پر جبر و استبداد کیا جائے۔ ایسی صورت میں اسلام کی تعلیم غیر مبہم ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی پہلوؤں سے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ دینی اعتقاد کا معاملہ صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کوئی انسان جبر سے کسی کو مسلمان بنانے یا مسلمان رکھنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کوئی ایسا اختیار نہیں دیا گیا۔ اور لست علیھم بمصیطر فرما کر اس امر کو واضح کر دیا ہے۔

البتہ جس طرح دوسری حکومتیں اپنے خلاف بغاوت کی اجازت نہیں دیتیں۔ اسی طرح ایک اسلامی حکومت بھی کسی کو بغاوت کی اجازت نہیں دیتی۔ مگر محض اپنی نجات کے خیال سے دین تبدیل کرنے کی وجہ سے جس کے ساتھ کوئی عملی باغیانہ ملونی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دینے کا اختیار نہیں دیتا بلکہ خود مالک یوم الدین ہونے کی وجہ سے اس کا معاملہ اپنے پر رکھتا ہے۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہو سکا ہے بہائیوں کے خلاف ایسی بغاوت کا کوئی الزام نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے بعض اسلامی اخبارات نے بھی متعصب لوگوں کے اس فعل کی مذمت کی ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر ہمارے سر ندامت سے جھک جاتے ہیں۔ جب غیر مسلم ایسی باتیں دیکھتے۔ اور سنتے ہیں۔ اور اس پر تنقید کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایک عبارت ہفت روزہ "ریاست" دہلی مورخہ ۲۷/۵/۵ سے نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو گا کہ ایسے واقعات کا غیر مسلموں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ ایسے متعصب لوگوں کے لئے کیا کیا الفاظ استعمال کرنا جائز سمجھتے ہیں۔

"کیا افسوسناک واقعہ ہے کہ ایران کے بعض متعصب مسلمانوں نے بہائیوں کے لئے ایران میں امام اور امن کے ساتھ رہنا مشکل کر رکھا ہے اور ان مذہبی غنڈوں کے ہاتھوں ایران کے سات لاکھ بہائیوں کی جان خطرے میں ہے۔ کیونکہ یہ مذہبی غنڈے ان کو گھروں سے نکلنے نہیں دیتے۔ بہائیوں کی جائداد کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اور یہ لوگ اکثر قتل کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں بہائیوں کے لئے بہت ہی خطرہ پیدا ہوا۔ اور ایران کی گورنمنٹ کو پولیس اور فوج کے ذریعہ ان کی امداد کرنی پڑی"۔ (ریاست دہلی ۲۷ جون ۱۹۵۵ء)

کتنا افسوسناک امر ہے کہ وہ اسلام جس کے نام ہی میں سلامتی اور امن کا پیغام ہے۔ آج ہماری بے عقلی کی وجہ سے دنیا بھر میں ایک جابر مذہب سمجھا جاتا ہے۔ جو اختلاف رائے کو تلوار سے دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کی اشاعت نعوذ باللہ تلوار کی مرہون منت ہے۔

یہی نہیں کہ ایسا فعل بعض دین اسلام کی حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے کرتے ہیں۔ بلکہ نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض علم دین میں کاملیت کا دعویٰ کرنے والے اسلام کو بھی اشتراکیت اور فاشزم جیسی لادینی تحریکوں کی طرح ایک گایائی آئیڈیالوجی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ "تلوار کی قلیہ رانی" کے بغیر اسلام کی تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح غیر از اسلام دنیا کو اسلام کا ایسا بھیانک نقشہ دکھاتے ہیں۔ کہ وہ جب کوئی ایسا واقعہ سنتے ہیں۔ تو اسے اسلام کی تعلیم کے سر تھوپتے ہیں۔ وہ دین جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ ہمارے ذاتی اغراض و مقاصد اور ہوس اقتدار نے اسے دنیا کی نظروں میں ایک زحمت بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور غیروں کو اثر دیا ہے کہ اسلام میں نعوذ باللہ کوئی ذاتی خوبی نہیں۔ جو دلوں کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ غیر اسلامی دنیا اسلام کے متعلق جو تصورات رکھتی ہے وہ اتنے بھیانک ہیں کہ جنکو انسان سنکر شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ مگر ہمارے جبر و اکراہ کے حامیوں کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ بڑے فخر کے ساتھ آیات کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے اپنے من گھڑت معنے ان میں داخل کرنے کی مشق ستم کو ہی اپنا بڑا اور قابل افتخار کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور نہ صرف مسلمانوں ہی کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے راستہ میں بھی روڑے اٹکاتے ہیں۔ جو اسلام کے متعلق ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے آئینہ میں انہیں اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کے لئے تن من دھن لگائے ہوئے ہیں۔

ایران کے مسلمانوں کا یہ کردار یقیناً اسلام کی بدنامی کا باعث ہو گا۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو کئی صدیاں پیچھے ڈال دے گا۔ حالانکہ ایرانی متعصب مسلمانوں کے اس فعل سے اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم کا نہ صرف کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ بلکہ اس کے صریح متضاد ہے۔ خواہ اس کے پیچھے کوئی سیاسی غرض ہی کام کیوں نہ کر رہی ہو۔ بلکہ ایسی صورت میں ایرانیوں کا یہ فعل اور بھی اس بات پر دال ہے۔ کہ نہ صرف وہ اسلام کی تعلیم سے نابلد ہیں۔ بلکہ اسلام سے اتنے گر گئے ہیں۔ کہ وہ اپنی سیاسی اغراض کے حصول کے لئے اسلام کے پاک نام کو استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ریاست کے ایڈیٹر نے اپنے اداریہ میں یہیں تک بس نہیں کی۔ بلکہ انصاف پسند دنیا سے بھی اپیل کی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"ضرورت ہے کہ دنیا کے انصاف پسند اور انسانیت پرست حلقے ایران گورنمنٹ پر زور دے کر بہائیوں کی حفاظت کی گارنٹی لیں۔ کیونکہ اگر مذہبی غنڈوں کے ہاتھوں اس مذہب کے معصوم بے گناہ اور خدا کی مخلوق کے خدمت گزار لوگ ایران میں محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تو ان کو بھی ایران کا ایک علیحدہ حصہ بطور بہائی سٹیٹ کے دیا جائے۔ جہاں کہ یہ امن اور اطمینان کے ساتھ رہ سکیں۔"

(ریاست دہلی ۲۷ جون ۱۹۵۵ء)

شاید مدیر ریاست کی اس اپیل پر انصاف پسند دنیا بہائیوں کے لئے الگ سٹیٹ تو نہ بنوا سکے گی۔ اور ایرانی حکومت سے گارنٹی بھی نہ لے سکے گی۔ مگر اس اپیل کی وجہ سے مسلمانان عالم کے وقار پر جو ضرب لگی ہے۔ وہ اتنی سخت ہے۔ کہ اگر اب بھی ہم نہ سمجھے۔ تو یقیناً ہم سے زیادہ بے حس قوم دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں ہے۔

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم حکیم فضل الحق صاحب رضی اللہ عنہ فالج گرنے کی وجہ سے ۳/۷/۵۵ کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج جنازہ ان کے فرزند افتخار الحق خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء یہاں لائے۔ اور مقبرہ موصیاں میں سپرد خاک کیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مؤلفات الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے طلب فرمائیں۔

نیز تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر قیمت عہ

ولادت

میرے بھانجے عزیزم علی محمد منجم کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صالح اور خادم دین بنائے۔ جلال الدین شمس

درخواست دعا

کل رات کے وقت خاکسار کی ہمشیرہ کو سانپ نے ڈس لیا۔ جس کی وجہ سے تقریباً دو بجے تک شدید تکلیف رہی۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب نے ہسپتال میں آ کر ٹیکے لگائے اور پٹی کی۔ جس سے رات کے آخری حصہ میں کچھ نیند آ گئی۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مریضہ کو آرام ہے۔ اور حالت خطرہ سے باہر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین کاتب محلہ دار الیمن

اسلام میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کشی کیوں منع ہے

— از مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مقیم انڈونیشیا —

گزشتہ دنوں امریکہ کے رسالہ لائف نے دو تین مرتبہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر تصاویر کی اشاعت کی تھی جس پر مختلف مسلمان ملکوں کے عوام اور حکومتوں نے احتجاج کیا تھا۔ کہ یہ بات مناسب نہیں۔ اور اس سے تفرقہ اور بے اطمینانی پیدا ہوتی ہے۔ اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ہم نے بھی یہاں پر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے امریکن ناظم الامور سے ملکر اس بارہ میں احتجاج کیا تھا۔ جب اس کی اشاعت اخباروں میں ہوئی۔ تو بعض لوگوں نے جن میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں مجھ سے اس مسئلہ کی وضاحت چاہی کہ آخر حضور کی تصویر بنانے اور اسکو شائع کرنے میں کیا ہرج ہے۔ جبکہ عیسائی لوگ حضرت مسیح کی اور اپنے دوسرے بزرگوں کی تصویر بھی بناتے ہیں۔ اور کیوں اس بات کو اتنا برا منایا جاتا ہے۔ غیر مسلموں کی طرف سے تو یہ سوال ایک حد معقول ہے۔ کیونکہ وہ اسلامی تعلیم سے واقف نہیں۔ اور ہمارے آقا کے مقام کو نہیں سمجھتے لیکن تعجب ہوا کہ دوسرے مسلمان تو الگ بعض احمدی بھی اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے۔

چند روز ہوئے امریکہ کے ایک اور رسالہ Time کا ۱۸ر اپریل کا پرچہ میری نظر سے گزرا جس میں اسی مسئلہ کے متعلق ایک آرٹیکل ہے۔ اس کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ عیسائی لوگ اور بعض کم علم مسلمان تو الگ رہے۔ ہماری مسلم حکومتوں کے نمائندے بھی اس بات سے ناواقف ہیں۔ کہ ہم لوگ کیوں اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہمارے آقائے نامدار صلعم کے نام پر کوئی تصویر بنائی یا شائع کی جائے۔ اس وجہ سے وہ غیروں کے سامنے اس طور پر اس بات کو پیش کرتے ہیں۔ جس سے بجائے وضاحت ہونے اور لوگوں کی ہمدردی حاصل ہونے کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اور غیروں کو ہنسی کا موقعہ ملتا ہے۔

Time کے جس آرٹیکل کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس میں پہلے تو یہ خبر درج ہے۔ کہ نیویارک کی ایک عدالت کی عمارت میں دنیا کے پانچ نامور ترین مقننین کے مجسمے نصب کئے جانے والے تھے۔ لیکن پاکستان انڈونیشیا اور بعض اور اسلامی ممالک کے احتجاج پر منتظمین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان میں سے محمد (صلعم) کا مجسمہ نصب نہ کیا جائے۔ یہ خبر دینے کے بعد لکھنے والے نے بڑے ناپاک انداز میں قلم اٹھایا ہے۔ اور چھپے ہوئے رنگ میں طنز سے کام لیا ہے۔ اور یہ لکھا ہے کہ اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ نیویارک کے لوگ محمد (صلعم) کے مجسمہ کی پرستش شروع کر دیں۔ اس آرٹیکل کا عنوان Hegira from Manhattan (یعنے منہٹن سے ہجرت) ہمیں اس بات پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ کہ اس نے حضور علیہ السلام کے مجسمہ کے دوبارہ نصب نہ کئے جانے کو ہجرت قرار دیا ہے۔ بلکہ ہم تو اسے ایک نیک فال خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس بے مثال انسان کے لئے خدا کی ازلی ابدی تقدیر ہے۔ کہ جہاں سے وہ ہجرت فرمائے۔ وہاں ایک فاتح کی شان و شوکت اور جلال کے ساتھ دوبارہ نزول فرمائے۔ پس جس طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا۔ کہ ”اللہ اکبر کسریٰ نے خود اپنی زمین ہمارے حوالے کر دی“۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ الحمد للہ امریکنوں نے خود اپنا ملک محمد رسول اللہ کے قدموں میں ڈال دیا۔ Time کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ نیویارک کے لوگ محمد (صلعم) کے مجسمہ کی پرستش شروع کر دیں گے۔ کیونکہ جس ملک کے لوگ ایک ضعیف انسان کی پرستش کے عادی ہو چکے ہوں۔ جب ان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا گنا افضل وجود کی خبر ہوگی۔ تو یقیناً اس بات کا خطرہ ہوگا۔ کہ اگر ان کی تربیت میں خامی رہ گئی۔ تو وہ یسوع کی پرستش چھوڑ کر اس کے اور سب نبیوں کے سردار کی پرستش شروع کر دیں العیاذ باللہ اس لئے توحید کے قیام اور خود امریکہ کے لوگوں کے فائدہ کے لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس خطرہ کو پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے۔ بہرحال اس آرٹیکل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے نمائندوں نے اس مسئلہ کی وضاحت صحیح طور پر نہیں کی جس کی وجہ سے دشمن کو اپنی گندی فطرت کے اظہار اور اپنے زعم میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہنسی کا موقعہ ملا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کر دی جائے۔

اسلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے آخری اور اکمل شریعت ہے۔ جو اپنے تمام احکامات میں انسانی فطرت اور نفسیات کا پوری طرح خیال رکھتا ہے۔ اس لئے اسلام جب ہمیں کسی بات سے روکنا چاہتا ہے۔ تو صرف یہی حکم نہیں دیتا کہ فلاں کام مت کرو۔ بلکہ مناہی کی حکمت بھی بتاتا ہے۔ حکم عدولی کے نقصان بھی گنواتا ہے۔ اس کے علاوہ ممنوعہ بات کے مبادی اور محرکات کا بھی ہمیں علم دیتا ہے۔ اور ان سے بھی روکتا ہے۔ تا بدی کا مقابلہ آسان ہو جائے اور انسان کے لئے ایسا محفوظ قلعہ تیار کیا جائے۔ جس کی پناہ میں انسان بدیوں سے محفوظ رہ سکے۔ بدیوں خصوصاً ایسی بدیوں سے بچنا جو نسل در نسل سے عادت میں شامل ہو چکی ہوں کوئی آسان کام نہیں۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ انسان کے خیالات اور توجہات کی رو کو بالکل دوسری سمت پھیر دیا جائے۔ اور نہ صرف یہ کہ اس بدعادت سے روکا جائے بلکہ ان باتوں سے بھی روکا جائے جو اس کی یاد دلانے والی اور انسان کے عزم کو اس طرح کمزور کرنے والی ہوں۔ پنجابی زبان میں ایک محاورہ ہے۔ کہ جس گاؤں جانا نہیں اس کا راستہ کیوں پوچھا جائے یہی طریق ہے جو اسلام نے اختیار کیا ہے۔ اسلام ہمیں حکم دیتا ہے۔ کہ جب تم خدا کی رضا کی خاطر ایک ممنوعہ علاقہ سے رکنا چاہتے ہو۔ تو اس کا راستہ بھی مت پوچھو اس سمت رخ بھی مت کرو۔ چنانچہ نبی کریم صلعم نے اس اصول کو یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب کوئی چرواہا اپنے جانور کو کسی رکھ کے قریب قریب چراتا ہے۔ تو ہر وقت اس بات کا ڈر ہے کہ جانور رکھ کے اندر چلا جائے اور اس طرح چرواہے پر رکھ کے مالک کی ناراضگی ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ محارم خدا تعالےٰ کی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے رکھ ہیں اگر محارم سے بچنا چاہتے ہو تو اس رکھ کے قریب بھی مت جاؤ۔ یہ اس لئے فرمایا کہ ہمارے نفس کا جانور اپنی خواہشات کی پیروی میں لایعقل حیوان کی طرح بے زمام غافل ہے اور وہ رکھ کے اندر گھس جائے گا۔ اس لئے فرمایا کہ اسے رکھ سے محفوظ دوری پر رکھو۔ تا اگر وہ ممنوع علاقے کا رخ کرے تو قبل اس کے کہ وہ رکھ میں داخل ہو۔ تم اسے واپس لا سکو۔ اسی طرف اشارہ ہے آیت قرآنی الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم۔ لمم سے یہی رکھ کے پاس کا علاقہ مراد ہے فرمایا ہے کہ محسن لوگ وہ ہیں جن کا نفس اگرچہ بشری کمزوری کی وجہ سے کبھی کبھی لمم تک تو پہنچ جاتا ہے۔ لیکن وہ اس سے آگے جانے نہیں دیتے۔ بلکہ وہاں سے اسے موڑ لاتے ہیں۔ پس یہ وہ مبارک اصول ہے جو اسلام نے مناہی کے بارے میں ہر جگہ ملحوظ رکھا ہے۔ جس طرح اوامر میں تدریج کا اصول ہر جگہ ملحوظ رکھا ہے۔ اسی اصول پر عمل فرماتے ہوئے جب اللہ تعالےٰ نے شراب کی مناہی کی تو ہمارے رسول کریم صلعم نے اس کے مبادی اور محرکات سے بھی روک دیا۔ ان باتوں سے بھی روک دیا۔ جو اس عادت کی یاد دلانے والی تھیں۔ چنانچہ آپ نے ان برتنوں کے استعمال سے منع فرما دیا جن میں شراب بنائی یا رکھی یا پی جاتی تھی۔ ان اوقات سے بھی توجہ پھیر دی۔ جو شراب نوشی کی محفلوں کے لئے مخصوص تھے۔ اور ان اوقات کو ذکر و فکر اور عبادت کے لئے مخصوص کر دیا۔ اور جس طرح آپ اس برائی کے مٹانے میں کامیاب ہوئے۔ وہ ایک معجزہ ہے جس کی مثال کہیں اور نہیں پائی جاتی۔ توحید کا قیام جو اسلام اور بانی اسلام کا اولین مقصود تھا۔ اس کے لئے بھی آپ اس اصول کو کام میں لائے۔ جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ اس وقت شرک کا ایک طوفان برپا تھا۔ اور شرک گویا قوموں کی نسلی خصوصیات میں شامل ہو گیا تھا۔ ان کی گھٹی میں شامل ہو گیا تھا۔ ان کی گھٹی میں مل گیا تھا۔ نہ اس سے وہ لوگ پاک تھے۔ جن کے پاس کوئی مذہب نہیں تھا۔ نہ اہل کتاب اس سے پاک تھے۔ ایک ہی وجود تھا۔ جس کے سینے میں توحید کی شمع روشن ہوئی۔ آپ ہی تھے جنہوں نے توحید کے جھنڈا کو کھڑا کیا۔ اور نہ صرف کھڑا کیا۔ بلکہ ایسے سامان کئے۔ کہ وہ ہمیشہ ہی آپ کے ماننے والوں کے ذریعہ کھڑا رہے گا آپ نے شرک کی باریک در باریک راہوں سے ہمیں واقف اور خبردار کیا۔ اور اس طور پر شرک کی برائی کو آشکارا کیا۔ کہ آج اسلام کی توحید نے یہ رنگ دکھایا ہے۔ کہ کروڑوں بتوں کے پجاری بھی اپنے کو مشرک کہتے شرماتے ہیں۔ اور تین خداؤں کے پوجنے والے بلکہ مریم اور Saints کے آگے جھکنے والے اپنے آپ کو توحید کا علمبردار کہتے ہیں۔ اسلام جس طور پر شرک کے استیصال میں کامیاب ہوا ہے اس کا ہزارواں حصہ بھی دوسرے مذاہب سے نہیں ہو سکا۔ اور یہ بات اسی صورت میں ممکن ہوئی۔ کہ اسلام نے نہ صرف ظاہری شرک سے نہیں بلکہ مخفی در مخفی شرک سے بھی روکا اور شرک کے مبادی اور محرکات کا قلع قمع بھی کیا۔ جو ذرائع اسلام میں مقصد کے حصول کے لئے بروئے کار لایا۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ مجسمہ سازی

اور تصویر کشی کو ممنوع قرار دیا۔ خصوصاً بزرگانِ دین اور اخص طور پر انبیاء علیہم السلام کی تصویر بنانے سے منع کیا۔ جو خدا کے مظہر ہوتے ہیں۔ تا جاہل لوگ شرک کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ جیسے کہ پہلے زمانوں میں ان وجوہ سے وہ شرک کی طرف مائل ہوتے رہے ہیں۔ پس پہلی چیز جس کی وجہ سے اسلام حضور علیہ السلام کی تصویر کشی سے منع فرماتا ہے یہی ہے کہ اس سے شرک کے امکان کی راہ کھلتی ہے لیکن یہ کہنا صحیح نہیں۔ کہ یہی ایک وجہ ہے یہ پہلی اور اہم ترین وجہ تو ضرور ہے مگر واحد وجہ نہیں۔ اور اس کا تعلق بہت حد تک معتقدین اور غلاموں سے ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس کے علاوہ اور بھی وجوہات ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ایسی کوشش ہمارے آقا کی شان کے منافی اور ہتک کا رنگ رکھتی ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی کوئی تصویر نہیں بنائی گئی۔ نہ آپ کا کوئی مجسمہ اپنوں یا غیروں نے بنایا۔ نہ ہی آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں کی زندگی میں ایسی کوئی کوشش ہوئی جنہوں نے اس حسن و جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ پس بعد میں جو آپ کے نام پر تصاویر بنائی گئیں وہ خود مصوروں کے دماغ کا اختراع ہیں۔ اور یہ بات ہمارے نزدیک رسول اللہ صلعم کی ہتک کے مترادف ہے کہ کوئی شخص اپنے تصور سے اس محبوبِ خدا کی تصویر کشی کی جرأت کرے جو کہ نورِ الٰہی کا مقام تھا۔ خواہ وہ شخص کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اور کتنی ہی عقیدت اور اخلاص سے ایسا کرے۔ بلکہ میں تو سمجھوں گا کہ اگر خود حضرت مسیح ناصری تشریف لے آئیں۔ تو ان کے لئے بھی ایسا کرنا روا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے آقا کا مقام اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے۔ کہ اس کا تصور کسی انسان کا کام نہیں بلکہ فرشتے بھی وہاں قدم نہیں مار سکتے۔

جائے او جائے کہ طیرِ قدس را
سوزد از انوارِ آں بال و پرے

درست کہ یہ مقام روحانی ہے۔ لیکن ایسی شان والا اس مقام کی روح جس جسم سے متعلق ہو اس کے تقدس اور اس کے حسن کا تصور بھی تو کسی انسان کا کام نہیں۔ ہاں اس کے لئے ہے جس کو خود خدا وہ حسن و جمال دکھائے۔ پس دوسری وجہ کہ کیوں ہم حضور صلعم کے نام پر تصویر کشی کو ناپسند کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ خواہ کسی پائے کا آدمی یہ کوشش کرے اور خواہ کتنی ہی عقیدت اور محبت سے یہ کوشش کرے۔ اس میں نبی کریم صلعم کے ارفع شان کی ہتک ہے۔ اور کسی بھی شخص کے لئے خواہ وہ ایسا ہی کیوں نہ ہو۔ اس محبوب کے حق میں ایسی جرأت روا نہیں۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تصویر کشی فوٹوگرافی کی طرح نہیں۔ فوٹوگرافی میں تو صرف اصل چیز کی عکاسی ہوتی ہے۔ لیکن تصویر کشی میں یہ بات نہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ جھوٹ صرف زبان یا قلم کے ذریعہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ مصور کا قلم بھی اسی طرح جھوٹ بول سکتا ہے۔ جس طرح متکلم کی زبان یا محرر کا قلم اور مصور کیمرہ کی طرح محض اصل چیز کی عکاسی نہیں کرتا۔ کہ جو کچھ دیکھے اسے کاغذ پر اتار دے بلکہ وہ اپنی نظر کے ساتھ اپنے تصور کو بھی شامل کرتا ہے۔ اور کسی چیز کی ہو بہو عکاسی نہیں کرتا۔ بلکہ اس چیز کے متعلق جو اس کے دماغ میں تصور جمتا ہے۔ اس تصور کو کاغذ پر اتارتا ہے۔ گویا مصور کا کام دوہرا ہوتا ہے۔ وہ صرف نقوش ہی پیش نہیں۔ بلکہ ان نقوش کے اندر ایک قسم کی جان ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ صرف ان کے نقوش ہی نہیں دکھاتا بلکہ اس کی روح کی عکاسی کی بھی کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ کیسی ہے اچھی ہے یا بری۔ جس شخص کے متعلق مصور کا خیال اچھا ہوتا ہے۔ اس کو اچھے رنگ میں دکھاتا ہے اور جس کے متعلق اس کا خیال برا ہوتا ہے۔ اس کو برے رنگ میں دکھاتا ہے۔ یہ بات کیمرہ میں نہیں۔ کیمرہ اپنی رائے پیش نہیں کرتا۔ وہ صرف واقعہ کو پیش کرتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلعم کی تصویر کھینچنے والے عیسائی لوگ ہوتے ہیں جو اندھے پن کی وجہ سے اس نور کو نہیں دیکھ سکتے اور جن کے دماغوں میں دجالی مکر و فریب اور جھوٹے پروپیگنڈے کی وجہ سے حضور صلعم کے متعلق نہایت غلط تصور قائم ہو چکا ہے۔ اسلئے وہ جو تصویر حضور کے نام پر بناتے ہیں اس میں اپنے اسی غلط تصور کو پیش کرتے ہیں۔ جو ان کے دماغوں میں قائم ہو چکا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی تصویر کشی کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ حضور صلعم کے متعلق دیکھنے والوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جائے۔ پس جس طرح عیسائی محرر اور مقرر اپنی زبان اور قلم سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلعم کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔ عیسائی مصور اپنے مُوقلم سے جھوٹ بولتے ہیں۔

اس حد تک تو مصور کے تخیل کے متعلق اعتراض تھا کہ وہ غلط ہے اور ان کے اپنے غلط تصورات کی غمازی ہے باقی رہے اصل نقوش تصویر کے تو وہ بھی جھوٹ اور خلافِ واقعہ ہوتے ہیں۔ کتب احادیث اور تواریخ میں حضور سرورِ کائنات صلعم کے چہرۂ مبارک کی تفصیلات مذکور ہیں۔ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت موجود ہے کہ ایسا حسن کہیں اور نہیں دیکھا۔ کیا یہ تصاویر جو حضور کے نام پر شائع ہوتی ہیں۔ حسن کی عکاس ہوتی ہیں؟ دیکھنے والوں کی شہادت موجود ہے کہ آپ کے چہرے پر ایسا جلال اور شوکت اور دبدبہ اور رعب ہوتا تھا۔ اور ایسا نور آپ کے خد و خال سے عیاں ہوتا تھا کہ دیکھنے والوں کی نظریں خیرہ ہوتی تھیں اور رعبِ حسن کی وجہ سے نظر چہرۂ مبارک پر جمتی نہ تھی۔ کیا یہ تصاویر جلال اور رعبِ حسن کی آئینہ دار ہیں؟ کیا ان میں اس سراپا عشق انگیز وجود کو دکھایا جاتا ہے۔ جس کو سلیمان اپنا محبوب قرار دیتا ہے۔ جو سرخ و سفید ہے۔ جس کا سر ایسا جیسا چوکھا سونا جس کی زلفیں کوے کی سی کالی جس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند جو دودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہوں۔ جس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ جس کے لب سوسن ہیں۔ جس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے ہوں۔ جس کی قامت لبنان کی سی جو جوبن میں رشک سرو ہے جس کا منہ شیرینی ہے۔ (نفسی و روحی فداہ ؟) غرض جو تصویریں آپ کے نام پر شائع کی جاتی ہیں۔ کسی طور پر آپ کی نہیں کہلا سکتیں۔ ان کو حقیقت سے اتنا ہی بعد ہے جتنا ظلمت کو نور سے مثال کے طور پر جو تصویر لائف کے ۲۷ دسمبر کے شمارہ میں حضور پر نور کے نام پر شائع ہوئی تھی۔ اسی طرح ہمارے حضور کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی۔ جس طرح وہ مسیح کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی اور اگر عیسائی اسے حضور کی طرف منسوب کرنے میں حق بجانب ہیں۔ تو ہم اس تصویر کے متعلق یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ دراصل یہ تصویر محمد صلعم کی نہیں۔ بلکہ مسیح ابن مریم ناصری کی ہے۔ آخر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان دونوں میں سے ایک کی ہے دوسرے کی نہیں اور کیا ثبوت ہے۔ جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ وہ تصویر دراصل مسیح ناصری کی نہیں بلکہ اس کے اور سب نبیوں کے سردار کی ہے۔ آخر کوئی عقلی اور تاریخی ثبوت اس بات کا ہونا چاہیئے کہ وہ تصویر حضور اکرم کی ہے اور ایسا ثبوت کوئی [illegible] نہیں پیش کر سکتا۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ اس تصویر کو اور اسی طرح دوسری تصاویر کو جو حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے تو محض شرارت خبث باطن اور دشمنی سے ایسا کیا جاتا اور جھوٹ بول کر اہل مغرب کے دلوں میں حضور کے متعلق تنافر پیدا کر کے مطلعِ نور کو تاریکی ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ ان تصاویر کے متعلق مسلمانوں کے احتجاج پر حکومت امریکہ نے جواب دیا تھا کہ چونکہ ہمارے ملک میں پریس کی آزادی ہے۔ اسلئے حکومت اس بارہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔ یہ جواب نہ صرف مہمل اور احمقانہ ہے۔ جو کہ امریکہ کے نشۂ دولت میں سرشار لوگ ہی دے سکتے ہیں) بلکہ اس کے علاوہ غلط بھی ہے۔ آزادی کے معنے کسی صورت میں یہ نہیں ہو سکتے کہ کسی فرد یا کسی مجموعۂ افراد کو آزادی دے دی جائے کہ وہ شتر بے مہار کی طرح ہو جائیں۔ اور جو چاہیں کرتے پھریں۔ جس کو چاہیں قتل کر دیں۔ لوٹ لیں بے عزت کر دیں سب جائز ہے آزادی جو ہوئی کس کی مجال ہے۔ جو ان کا ہاتھ روک کر ان کی آزادی میں مخل ہو۔ کوئی ان کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ خواہ وہ ایسے وجودوں کا احترام بھی ملحوظ نہ رکھیں۔ جن کا احترام اور عزت ان کے ماننے والوں کے نزدیک دنیا کی تمام قیمتی چیزوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ کیا آزادی اسے کہتے ہیں کہ انسان مادر پدر آزاد ہو جائے؟

اگر آزادی کا یہی مطلب ہے۔ تو تہذیب تمدن اخلاق۔ قانون سب مہمل اور بے معنی الفاظ بن جاتے ہیں۔ اور اگر آزادی یہی ہے۔ تو اہل مغرب کے تہذیب و تمدن کے دعوے جھوٹ اور محض جھوٹ ہیں۔ یوں کہنے کو تو امریکہ کے حبشیوں کو بھی آزادی حاصل ہے۔ لیکن جب سفید چمڑی کے لوگ چاہتے ہیں۔ تو ان کو Lynch بھی کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ انگلستان کے مشہور مفکر Bertrand Russell کے قول کے مطابق امریکہ میں Witch Hunting اور Political Persecution کے واقعات ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اور اب بھی بڑی کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس وقت یہ آزادی کے دعوے کہاں ہوتے ہیں۔ پس حقیقت یہی ہے کہ چونکہ مسلمان آجکل کمزور ہیں اسلئے مسیح کے یہ بے زبان اور معصوم میمنے شیر بنے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کی بات کو قابل اعتناء نہیں سمجھتے ورنہ جب اپنا فائدہ ملحوظ ہوتا ہے۔ تو سب آزادی وازادی دھری رہ جاتی ہے۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے اپنی کتاب میں جنگ کے دوران کی چند ایک مثالیں لکھی ہیں۔ جہاں حکومت امریکہ نے پریس پر دباؤ ڈال کر ان کو بعض خبروں کی اشاعت سے روکا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی حقیقت کو ان الفاظ میں خوب واضح کیا ہے کہ اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون

بہرحال امریکہ کے لوگ ہوں یا کوئی اور محبوبِ خدا کی گستاخی ان کو بہت مہنگی پڑیگی وقت آئے گا اور غالباً جلد آئے گا۔ جب وہ اس پر پچھتائیں گے وقت آئے گا۔ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا۔ یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔

کیا یہودی مغضوب ہیں؟

از مولانا محی الدین احمد قصوری — "الاعتصام" تبرا یہ تی لاہور

(۲)

ضروری نہیں کہ ادارہ ان مندرجات سے متفق ہو۔

قدرت کا فیصلہ۔ فساد فی الارض

یاد رکھو۔ قدرت بے انصاف نہیں ہے۔ نہ اس کے ہاں رو رعایت کا کوئی قانون ہے۔ اس لئے جب مسلمان بھی بگڑ بگڑ کر یہودیوں ایسے ہو جائیں، تو پھر حکومت و سرفرازی کے لئے وہ اس قوم کو چن لے گی۔ جس کی دوسری صلاحیتیں زیادہ بہتر ہوں۔ قدرت نے تباہی میں ہمیشہ اس قوم کو مقدم رکھا ہے۔ جو فساد فی الارض کی مجرم ہو۔ آپ قرآن میں سورہ "اعراف" اور سورہ "ہود" کو ایک نظر پڑھ جائیے۔ آپ کو حضرت شعیبؑ کی زبان سے یہ وعظ سنائی دے گا۔

فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذالکم خیر لکم ان کنتم مومنین (اعراف) پس چاہیئے کہ ناپ تول پورا کیا کرو۔ لوگوں کو خرید و فروخت میں چیزیں کم نہ دیا کرو۔ ملک کی درستگی کے بعد (کہ دعوت حق کے قیام سے ظہور میں آ رہی ہے) اس میں خرابی نہ ڈالو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ تو یقین کرو۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔

سورہ ہود میں یہی باتیں کہہ کر فرمایا۔ ولا تفسدوا فی الارض مفسدین (ملک میں شر و فساد پھیلاتے نہ پھرو) اگر یہ جرم ایسا ہے۔ کہ اس پر کسی قوم کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ تو پھر ہم کس چیز کا انتظار کریں۔

الا بحبل من الناس

یہاں ایک چیز اور بھی قابل غور ہے۔ جس سے ہماری تشبیہ یہودیوں کے ساتھ مکمل ہو جاتی ہے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کے برادر کلاں ہیں۔ یہود کے متعلق قرآن کا ارشاد ہے۔

ضربت علیھم الذلۃ اینما ثقفوا الا بحبل من اللّٰہ وحبل من الناس

ہاں یہ کہ خدا کے عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہو۔ تو یہ بھی ذلت کی پناہ ہوگی، کہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خدا کا غضب ان پر چھا گیا۔

اول تو اس آیت میں کبھی غلو دیا پایا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ حبل من اللّٰہ فرما کر انعام کی راہ ان پر کھلی رکھی ہے۔ یعنی اگر وہ ہدایت پر آ جائیں۔ تو حبل من الناس کی وعید باقی ہے سو غور کرو۔ کہ یہ کس طرح ابھی تک باقی ہے۔ فلسطین کا یہودی امریکہ اور انگلستان کے گھونسلے پر نہیں ناچ رہا تھا تو اور کیا ہے۔ اور یہ حبل من الناس (یعنی دوسروں کے رحم پر زندگی) نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

قدرت کے انتخاب کے لئے اصلاح فی الارض کی شرط

قرآن زمین کی وراثت کس قوم کے سپرد کرنا چاہتا ہے۔ خود اسی کی زبان سے سن لیجئے۔

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ ان فی ھذا لبلاغا لقوم عابدین

اور دیکھو ہم نے زبور میں تذکیر و نصیحت کے بعد یہ بات لکھ دی تھی کہ زمین کی وراثت انہی بندوں کے حصے میں آئیگی۔ جو نیک ہوں گے، اور اسی بات میں ان لوگوں کے لئے جو عبادت گذار ہیں۔ ایک تبراہی پیغام ہے۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ کہ الارض سے ارض شام مراد ہے۔ یا ساری زمین۔ گو میرا رجحان یہ ہے۔ کہ عبادی الصالحون سے مراد صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت تھی۔ لیکن پھر بھی میں اس آیت کو عام اور بنی نوع انسان کے لئے ایک دائمی پیغام سمجھتا ہوں۔ پس جب دو یا زیادہ قوموں کی اخلاقی حالت قریب قریب یکساں ہوگی۔ تو زمین کی وراثت صرف اس قوم کو دی جائے گی۔ جس میں انتظامی قابلیت زیادہ ہوگی۔ بنی نوع انسان کو اس کے ہاتھوں زیادہ آرام پہنچے گا۔ یہاں "صالحون" سے یہی مراد ہے۔ محض نماز روزہ نہیں ہے۔ اس صلاحیت کے ساتھ اگر نماز روزہ مکمل ہوگا۔ تو یقیناً قابل ترجیح سمجھا جائے گا۔

آپ تھوڑی دیر کے لئے ہندوستان کی پہلی تین چار صدیوں کی تاریخ پر نظر ڈال لیں۔ انگریزوں کی آمد سے پیشتر ہندوستان میں مسلمانوں کی اخلاقی اور انتظامی حالت کیا تھی۔ اس کا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ اس کو بھی چھوڑ دو۔ آج انگریز کا من حیث القوم کیریکٹر (کردار) ہمارے قومی کردار سے ہزار درجہ بہتر ہے، پس باوجود اس کے کہ ہم میں کچھ لوگ نماز روزہ کے پابند ضرور تھے، ہندوستان کی حکومت انگریزوں کے سپرد کر دی گئی۔

اسی چیز کو ذرا فلسطین میں جا کر دیکھ لیجئے۔ تو آپ کو نظر آئے گا کہ عرب آبادیوں اور یہودی آبادیوں میں ہزاروں فرسنگوں کا فرق ہے۔ مسلمانوں نے اس وقت تک فلسطین میں کیا کیا۔ اور یہودیوں نے چند ہی سالوں میں کیا کچھ نہیں کر دکھایا۔ صدیوں سے وہاں مسلمانوں کی حکومت چلی آ رہی تھی۔ آخر خدا کی رحمت کب تک آپ کا ساتھ دے؟ کیا صرف اس لئے کہ تمہارے نام مسلمانوں کے سے ہیں۔ اور چاہے کردار میں یہود و نصاریٰ سے بھی ہم بدتر ہوں؟

یقیناً یہودیوں کا کیریکٹر عربوں کے قومی کردار سے بدرجہا بلند ہے۔ ان کی انتظامی اور علمی قابلیتیں ان کی اپنی قوم کے ساتھ وفاداری۔ ان کے برمحل صدقات و خیرات۔ ان کا اپنے گھروں سے ظالمانہ اخراج۔ یورپ میں ان کی مظلومیت یہ سب قدرت کی رحمت کے لئے محرک تھے۔ اس لئے مقابلہ میں آپ عربوں کی غداریوں اور قوم فروشیوں۔ بد اخلاقیوں پر نظر ڈال کر خدارا بتلائیے۔ کہ کیا قدرت کا یہ فیصلہ غلط ہے کہ عربوں کو ان کے ملک میں ذلیل کر دیا جائے۔ لا تزال تطلع علیٰ خائنۃ منھم کی سزا اٹل ہے۔ قدرت کبھی ظلم نہیں کرتی۔ وما انا بظلام للعبید قرآن بار بار کہتا ہے۔

قدرت کا قانون تغیر نعمت

یہاں قدرت کے ایک دوسرے قانون کی طرف بھی اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ اللّٰہ تعالےٰ کسی قوم کو حکومت و فرمانبرداری کی نعمت دے کر بلا وجہ نہیں چھینا کرتا۔ اس قوم کے کردار میں جب تک تبدیلی نہ ہو جائے۔ نعمت چھینی نہیں جاتی۔

ذالک بما قدمت ایدیکم وان اللّٰہ لیس بظلام للعبید۔ کداب اٰل فرعون والذین من قبلھم کفروا بایٰت اللّٰہ فاخذھم اللّٰہ بذنوبھم۔ ان اللّٰہ قوی شدید العقاب۔ ذالک بان اللّٰہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علیٰ قوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم وان اللّٰہ سمیع العلیم۔

یہ اسی بدعملی کا نتیجہ ہے۔ جو خود تمہارے ہی ہاتھوں نے تمہارے لئے ذخیرہ کر دیا تھا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ اللّٰہ تعالےٰ اپنے بندوں کے لئے ظلم کرنے والا ہو۔ جیسا کچھ دستور فرعون کے گروہ اور ان سرکشوں کا جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ رہ چکا ہے۔ وہی تمہارا ہوا۔ اللّٰہ کی نشانیوں کا انکار کیا۔ تو اللّٰہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا۔ بلاشبہ پاداش عمل کی سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ اور یہ بات اس لئے ہوئی۔ کہ اللّٰہ کا مقررہ قانون ہے۔ کہ جو نعمت وہ کسی گروہ کو عطا فرماتا ہے۔ اسے پھر کبھی نہیں بدلتا۔ جب تک کہ خود اسی گروہ کے افراد اپنی حالت نہ بدل لیں۔ اور اس لئے بھی کہ اللّٰہ سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔

واضح رہے کہ قرآن میں جہاں بھی کسی قوم پر انعام کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اس نعمت سے مراد مملکت و سلطنت اور حکومت و فرمانروائی ہوتا ہے۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم واذا اراد اللّٰہ بقوم سوء فلا مرد لہ وما لھم من دونہ من وال (الرعد)

بے شک اللّٰہ اس حالت کو کبھی نہیں بدلتا۔ جو کسی گروہ کو حاصل ہوتی ہے۔ جب تک کہ وہ خود ہی اپنی صلاحیت نہ بدل ڈالے۔ اور پھر جب اللّٰہ چاہتا ہے۔ کسی گروہ کو (اس کی تغیر صلاحیت کی پاداش میں) مصیبت پہنچے تو مصیبت پہنچ کر ہی رہتی ہے۔ وہ کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتی۔ اور اللّٰہ کے سوا کوئی نہیں۔ جو اس کا کارساز ہو۔

حرف آخر

آخر میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللّٰہ کے ہاں اوقات کا پیمانہ بالکل دوسرا ہے۔ اگر یہ تسلیم ہی کر لیا جائے، کہ یہ وعید دائمی اور ابدی ہے۔ تو پھر اس خلود کے سامنے یہ چند سال کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ کیا معلوم کہ کل کو کیا ہونے والا ہے۔

انما مثل الحیٰوۃ الدنیا کماء انزلنٰہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتیٰ اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا انھم قادرون علیھا اتٰھا امرنا لیلا او نھارا فجعلنٰھا حصیدا کان لم تغن بالامس۔ کذالک نفصل الاٰیات لقوم یتفکرون۔ (یونس)

دنیا کی زندگی کی مثال تو بس ایسی ہے۔ جیسے یہ معاملہ کہ آسمان سے ہم نے پانی برسایا۔ اور زمین کی نباتات جو انسانوں اور چارپایوں کے لئے غذا کا کام دیتی ہیں۔ اس سے شاداب ہو کر چلیں۔ اور پھولیں۔ اور باہم دیگر مل گئیں۔ پھر جب وہ وقت آیا۔ کہ زمین نے اپنے (سبزی اور روئیدگی) کے سارے زیور پہن لئے اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں اور گراں بار باغوں سے خوشنما ہو گئی۔ اور زمین کے مالک سمجھے۔ اب فصل ہمارے قابو میں آ گئی ہے۔ تو اچانک ہمارا حکم دن کے وقت یا رات کے وقت نمودار ہو گیا اور ہم نے زمین کی ساری فصل اس طرح بیخ و بن سے کاٹ کر رکھ دی، گویا ایک دن پہلے تک اس کا نام و نشان ہی نہ تھا۔ اس طرح ہم حقیقت کی دلیلیں کھول کر بیان کر دیتے ان لوگوں کے لئے۔ جو غور و فکر کرنے والے ہوں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سیرت کا ہر پہلو ہی پیارا اور دلکش ہے۔ لیکن جو بات آپؐ کی پاک سیرت میں مجھے خصوصیت سے پیاری معلوم ہوتی ہے۔ وہ آپؐ کی سادگی ہے۔ آپ کی طبیعت ہر قسم کے تصنّع اور تکلف سے پاک تھی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ جہاں ایک طرف آپؐ کی بے ساختہ اور سادہ روش ہر اس شخص کے دل پر جسے آپؐ کی صحبت سے کچھ حصہ بھی میسر آجاتا تھا۔ گہرا اثر کئے بغیر نہ رہتی تھی۔ وہاں دوسری طرف اس کے نتیجہ میں آپؐ کی امت کے ہر طبقہ کے لئے آپ کے اسوۂ مبارک پر عمل کرنا نہایت درجہ آسان ہوگیا۔

آپؐ کا لباس۔ آپؐ کی خوراک۔ آپؐ کا طریق کلام۔ غرض آپ کی تمام معاشرت اتم درجہ سادگی اور بے تکلفی اپنے اندر رکھتی تھی۔ غریب سے غریب اور عاجز سے عاجز انسان بلا تکلف آپؐ کے دربار میں حاضر ہوکر اظہار مدعا کرسکتا تھا۔

ہر طبقہ کے آدمی کی دعوت قبول فرما لیا کرتے تھے۔ اور جس قسم کا کھانا آپؐ کے آگے رکھا جائے۔ اسے بطیب خاطر قبول فرما لیتے۔ آپؐ کے گھروں میں جسمانی آرام و آسائش کا کوئی سامان نہیں تھا اور سامانِ زیبائش کی تو نوبت ہی نہیں آسکتی تھی۔ آپؐ کو کسی قسم کے کام سے عار نہیں تھی۔ ہر قسم کا کام اپنے ہاتھ سے خوش سرانجام فرما لیتے تھے۔ اور محنت میں راحت محسوس فرماتے تھے۔

آپؐ نے اوائل عمر میں ایک ملازم کی حیثیت سے تجارت بھی کی۔ مکی زندگی میں قریش کی حکومت کے ماتحت بطور رعایا کے ایک فرد کے زندگی بسر کی۔ بوجہ رتبۂ نبوت آپؐ اپنی امت کے روحانی بادشاہ بنائے گئے۔ اپنے ابنائے وطن پر آپ کو سیاسی حکومت بھی عطا کی گئی۔ لیکن ہر حالت میں بحیثیت ملازم اور بحیثیت آقا۔ بحیثیت رعایا۔ اور بحیثیت بادشاہ۔ آپؐ نے کامل سادگی اور انکساری سے زندگی بسر کی۔ اور اپنے قول اور عمل سے سادگی کا کامل نمونہ اپنی امت کے لئے قائم کیا۔

مدنی زندگی میں جب روحانی پہلو سے آپ افضل الانبیاءؑ اور دنیاوی پہلو سے ایک بااختیار بادشاہ تسلیم کئے جاچکے تھے۔ آپؐ گھر کے کام کاج میں اپنی بیبیوں کے ہاتھ بٹاتے تھے۔ اور گھر کے سامان کی مرمت کرلیا کرتے تھے۔ مسجد نبویؐ کی تعمیر کے وقت آپؐ اپنے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ساتھ شامل ہوکر سامانِ عمارت اپنے مبارک ہاتھوں سے اٹھا کر لاتے رہے۔ اور تعمیر مسجد میں اپنے اصحابؓ کے ساتھ برابر حصہ لیتے رہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر آپؐ صرف تہ بند باندھے ہوئے تھے۔ اور جب آپؐ مٹی کی ٹوکری اٹھا کر لے جاتے تھے۔ تو کچھ مٹی گر کر آپؐ کے جسم مبارک سے چمٹ جاتی تھی۔ جنگِ خندق کے موقعہ پر آپؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ شامل ہوکر خندق کھودنے میں مصروف رہے۔

آپؐ کی تعلیم اور آپؐ کے کلام میں بھی اسی سادگی اور بے تکلفی کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک شخص کے سوال پر کہ سب سے اچھا انسان کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے سب سے اچھا وہی شخص ہے۔ جو اپنے گھر کے لوگوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرے۔ بظاہر یہ ایک نہایت ہی سادہ جواب ہے۔ جو سننے والے کے ذہن میں آسانی سے آسکتا ہے۔ اور جس پر وہ نہایت آسانی سے عمل شروع کرسکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی نہایت پرحکمت جواب ہے۔ کسی شخص کے اخلاق پرکھنے کا اعلیٰ سے اعلیٰ معیار یہی ہوسکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کی صحبت میں وہ اپنے اوقات کا اکثر حصہ بسر کرتا ہے۔ ان کے ساتھ اس کا سلوک کیسا ہے۔ ایک انسان تکلّف اور تصنّع کے ساتھ کسی خاص وقت میں کسی خاص شخص یا کسی خاص طبقہ پر اچھا اثر پیدا کرسکتا ہے۔ لیکن جب تک اس کی تمام زندگی کی عمارت اعلیٰ اخلاق کی بنیاد پر قائم نہ کی گئی ہو۔ تو ان لوگوں پر حقیقی طور پر اچھا اثر پیدا نہیں کرسکتا۔ جن کے درمیان اس کی روزانہ زندگی کے اوقات بسر ہوتے ہیں۔ اگر آپؐ کی تعلیم یا آپؐ کے کلام میں نعوذ باللہ کسی قسم کا تصنّع ہوتا۔ تو اس سوال کا جواب یہ دیا جاتا۔ کہ سب سے اچھا انسان وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ عبادتیں کرتا ہے یا سب سے زیادہ خیرات دیتا ہے۔ لیکن چونکہ آپؐ کی تعلیم تمام تر اخلاق اور حکمت پر مبنی تھی۔ اس لئے آپ نے نہایت بے ساختگی سے وہی جواب دیا۔ جو بظاہر بالکل سادہ لیکن حقیقت میں ایک ہی صحیح جواب اس سوال کا ہوسکتا تھا۔ جس شخص کی زندگی اسی اصول پر قائم ہوچکی ہو۔ کہ اس کا برتاؤ اپنے روز مرہ کے اردگرد والوں کے ساتھ حقیقی اخلاق کا نمونہ ہو۔ وہ زندگی کے کسی شعبہ میں کوئی اخلاقی کمزوری نہیں دکھا سکتا۔ غرض آپؐ کی مبارک زندگی کے ہر پہلو میں عنوانِ اخلاص سادگی اور بے تکلفی نظر آتی ہے۔ اور آپ نے اپنی امت کے لئے اور ہر اس شخص کے لئے جو آپ کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے کی کوشش کرے ایک ایسا نمونہ چھوڑا ہے جس پر عمل کرکے ہر طبقہ کا انسان خواہ وہ دنیاوی طور پر کسی حالت میں ہو اپنی زندگی کو پرامن۔ خوشگوار اور پرلطف بنا سکتا ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد الف الف صلٰوۃ وبارک وسلّم۔

(اخبار الفضل ۳۱ مئی ۱۹۲۹ء)

السّابقون الاوّلون کا جہاد اور اگست ۱۹۵۵ء کا پہلا عشرہ

انیس سالہ جہاد کبیر میں حصہ لینے والا ہر احمدی اچھی طرح سمجھ اور سوچ کر نوٹ کرلے۔

(۱) فہرست میں اس کا نام صرف اور صرف اس صورت میں آئے گا جبکہ اس نے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت میں متواتر انیس سال تک قربانی کی ہو اور اس کی ہر سال کی راہِ خدا میں دی ہوئی رقم بھی دکھائی جائے گی۔

(۲) دفتر بقایاداروں کو اب دوبارہ بھی یاددہانی کرا چکا ہے کہ اگست ۵۵ء کے پہلے ہفتہ تک اپنا بقایا ادا کرکے نام درج فہرست کروائیں۔

(۳) اگر آپ نے اپنا بقایا ادا نہ کیا تو آپ کا نام بقایا داران کی فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرکے آپ کے بارہ میں نام فہرست سے خارج کرنے کی ہدایت حاصل کی جائے گی۔ پس آپ اپنا نام بقایا داران میں درج کروا کر دفتر کو شرمندہ ہونے کا موقع نہ دیں بلکہ بقایا ادا کرکے اس جہاد کبیر میں شامل ہونے والوں میں داخل ہوں اور ادا کرنے والوں کی فہرست میں آپ کا نام پیش ہو۔

(۴) اگر آپ نے دفتر کی اطلاع کے مطابق اپنے بقایا میں سے کچھ ادا کیا ہوا ہے تو مزید پڑتال کے لئے مرکزی رسید کا حوالہ دیں۔ مقامی رسید کا حوالہ کافی نہیں۔ اور نہ ہی آپ کی یادداشت پر وصولی دکھائی جائے گی۔ جیسا کہ بعض اپنی یادداشت پر زور دیتے ہیں کہ ہم دے چکے ہیں۔ ہماری یادداشت کی بناء پر رجسٹر میں وصولی درج کرکے نام فہرست میں رکھا جائے۔ ایسے تمام احباب نوٹ کررکھیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ جب تک تحریک جدید کے خزانہ میں رقم داخل نہ ہو جائے اس وقت تک اندراج نہیں کیا جاسکتا۔ پس ریکارڈ کے مقابل پر یادداشت کو ترجیح نہیں ہوسکتی اور نہ ہی مرکزی رسید کے بغیر پڑتال ہوسکتی ہے۔ لہٰذا دفتر اول کے بقایادار اپنا بقایا اگست ۵۵ء کے پہلے ہفتہ تک ادا کرکے نام درج فہرست کروالیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی عابدہ بعارضہ خسرہ و بخار تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

سید عبید اللہ شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک جھمبرہ ضلع لائلپور

(۲) میری لڑکی عذرا بیگم نے ایف۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے تمام بہنیں اور بھائی اس کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو خادم دین بنائے اور تمام پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین

محمودہ بیگم ملتان شہر

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

امریکہ کا اعلان آزادی

15

امریکہ کے باشندے ہر سال ۴ جولائی کو اپنی آزادی کا دن مناتے ہیں ۱۷۹ سال قبل انہوں نے انگلستان کی محکومی سے نجات حاصل کی تھی۔ اور پہلی براعظمی کانگرس نے آزادی کا اعلان کیا تھا۔ اس وقت سے ہر سال ۴ جولائی کو امریکہ کا یوم آزادی منایا جاتا ہے۔

پندرھویں صدی کے آخر میں ایک ہسپانوی کرسٹوفر کولمبس ہندوستان کی تلاش میں ایک نئی دنیا میں پہنچ گیا۔ یہ نئی دنیا آج کا امریکہ تھی۔ امریکہ کی دریافت کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد یورپ کے مختلف ملکوں کے تارکان وطن کثیر تعداد میں امریکہ پہنچنے لگے۔ کئی ہفتوں تک سمندر کی تیز و تند موجوں کا مقابلہ کرنے کے بعد جب وہ ساحل مراد پر پہنچے تو ان کے دل خوشی سے ناچ رہے تھے۔

مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مختلف العقائد اور مختلف قومی خصوصیات کے حامل باشندے جلد ہی ایک نئی تہذیب کے مؤسس اور ایک نئی قوم کے بانی بن گئے۔

سترھویں صدی کے آخر تک برطانیہ فرانس۔ ہسپانیہ اور ہالینڈ نے امریکہ میں اپنی نئی نوآبادیاں قائم کر لیں۔ سب سے زیادہ نوآبادیاں برطانیہ کی تھیں جن کی تعداد ۱۳ تھی۔ یہی ۱۳ ریاستیں آگے چل کر موجودہ ریاست ہائے متحدہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئیں۔

۱۷۶۳ء تک برطانیہ نے اپنی نوآبادیوں کے متعلق کوئی باضابطہ استعماری حکمت عملی مرتب نہیں کی تھی۔ ابھی تک وہ صرف تجارتی نظریے کے تحت ان نوآبادیوں پر حکومت کرتا تھا۔ لیکن اب سے باقاعدہ استعماری حکومت عملی مرتب کی جس کا امریکہ کی تجارت پر بہت بُرا اثر پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امریکہ کی برطانوی نوآبادیوں نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ حتیٰ کہ بوسٹن کی بندرگاہ میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازوں کی تمام چائے سمندر میں پھینک دی گئی۔ احتجاج کی اس آگ کو فرو کرنے کے لئے برطانوی حکام کو کئی جگہ طاقت سے کام لینا پڑا جس سے نوآبادیوں کو یقین ہو گیا کہ ان کے نئے وطن کی ترقی اور خوشحالی کے لئے برطانوی اقتدار سے مکمل آزادی نہایت ضروری اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

امریکہ میں مقیم برطانوی باشندوں میں روز بروز بڑھتی ہوئی بے چینی کو ختم کرنے کے لئے برطانوی حکومت نے ۱۷۷۵ء میں مزید فوجیں امریکہ روانہ کیں۔ امریکی راہنماؤں نے جن میں انگلستان سے علیحدگی اختیار کرنے کے سب سے بڑے علمبردار سیموئل ایڈامس بھی شامل تھے برطانیہ کو اس اقدام کے نتائج سے خبردار کیا۔ مگر برطانوی حکومت ہر قیمت پر ان نوآبادیوں کو اپنے زیر نگیں رکھنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ چنانچہ ۱۷ جون ۱۷۷۵ء کو بنکر ہل کے مقام پر امریکی آزادی پسندوں اور برطانوی حکومت کی فوجوں میں پہلی بار مقابلہ ہوا۔

۱۷ جون کو جارج واشنگٹن نے جو بعد میں جمہوریہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پہلے صدر منتخب ہوئے آزاد فوجوں کی کمان سنبھال لی۔ اور ایک فیصلہ کن جنگ کا آغاز ہوا۔

دریں اثنا امریکہ کی برطانوی نوآبادیوں کی دوسری براعظمی کانگرس نے فلاڈلفیا (ریاست پنسلوانیا) میں ۴ جولائی کو مقاس جیفرسن کا لکھا ہوا اعلان آزادی منظور کیا جس میں جدوجہد آزادی کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے بعد امریکی قوم کا نصب العین متعین کیا گیا۔ اعلان میں نوجوان جیفرسن نے لکھا۔

”ہم ان حقائق کو مسلم الثبوت سمجھتے ہیں کہ تمام انسان پیدائشی اعتبار سے ایک دوسرے کے برابر ہیں اور خدا نے تم ہی نے انہیں بعض ایسے حقوق عطا کئے ہیں۔ جن سے کسی فرد کو محروم نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں زندگی۔ آزادی۔ اور تلاش مسرت کے حقوق شامل ہیں یہ حقوق حاصل کرنے کے لئے انسانوں میں حکومتیں قائم ہوتی ہیں جو اپنے جائز اختیارات رعایا سے حاصل کرتی ہیں۔ جب کوئی حکومت ان مقاصد کو نقصان پہنچانے لگتی ہے تو عوام کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اسے حسب منشا تبدیل کر دیں اور اس کی جگہ ایک نئی حکومت قائم کریں اور اس کی بنیاد ایسے اصولوں پر رکھیں اور اس کے اختیارات اس طرح وضع کریں جو ان کے خیال میں ان کی سلامتی اور مسرت کے سب سے زیادہ محافظ ہوں“

اس اعلان نے امریکی نوآبادیوں کی برطانوی تسلط سے مکمل آزادی پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور امریکی قوم کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس اعلان آزادی کی منظوری کے بعد ۱۳ ریاستوں میں آزادی کے جشن بجائے گئے اور برطانوی افواج کو مکمل شکست دینے کا عزم صمیم کیا گیا۔ جنگ روز بروز زور پکڑتی گئی۔ جارج واشنگٹن کی راہنمائی میں قوم پرست فوج بڑی بے جگری سے لڑ رہی تھی۔ یورپ میں جب اس کی خبر پہنچی تو تقریباً تمام ممالک نے امریکیوں کی جدوجہد آزادی کی تائید کی۔ فرانس سے لافائیٹ امریکہ گئے اور انہوں نے جارج واشنگٹن کے ساتھ ان کے مقصد کے حصول کے لئے جنگ کا اعلان کیا۔ جرمنی سے جنرل وان اسٹوبن بھی امریکہ پہنچے اور جارج واشنگٹن کو اپنی خدمات پیش کیں۔ اسٹوبن فوجی ماہر تھے انہوں نے امریکیوں کو باقاعدہ فوجی تربیت دینی شروع کی۔ بہت جلد واشنگٹن کی ماتحتی میں ایک منظم فوج انگلستانی فوجوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آگے بڑھنے لگی۔ مان ماؤتھ (نیو جرسی) میں دونوں فوجوں میں زبردست مقابلہ ہوا اور آخر میں امریکی فوجوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی۔

انگلستانی فوج کی شکست کی خبر جب شہنشاہ فرانس کو ہوئی۔ اس نے جارج واشنگٹن کی مدد کے لئے ایک زبردست فوجی بیڑا روانہ کیا۔ واشنگٹن نے اس امداد کو قبول کر لیا امریکی اور فرانسیسی فوجوں کے ساتھ اب وہ یارک ٹاؤن (ورجینیا) روانہ ہوئے۔ جہاں انگلستانی فوج کا ایک بڑا حصہ . . . .

انگلستانی فوج کے کمانڈر لارڈ کارنوالس کی سرکردگی میں مقیم تھا۔ فرانسیسی بحری بیڑے نے یارک ٹاؤن کی بندرگاہ کا محاصرہ کر لیا اور ادھر خشکی سے جارج واشنگٹن نے اپنی فوجوں کو حملے کا حکم دیا۔ تین ہفتے تک خونریز جنگ جاری رہی۔ آخر میں لارڈ کارنوالس نے شکست تسلیم کی۔ اور ۱۹ اکتوبر کو جارج واشنگٹن کے سامنے ہتھیار ڈال۔ صلح کا اعلان کر دیا گیا اور انگریزی فوج انگلستان واپس چلی گئی۔

اس وقت سے اب تک ہر سال ۴ جولائی کو یعنی جس دن امریکہ کے لوگوں نے برطانیہ کی غلامی سے آزادی کا اعلان کیا تھا۔ امریکہ کے طول و عرض میں خوشیاں منائی جاتی ہے مسلح افواج کی پریڈ ہوتی ہے۔ اور اس دن کو ایک شاندار قومی عید کی طرح منایا جاتا ہے۔

(نوائے وقت لاہور)

سٹاف کالج کوئٹہ کی گولڈن جوبلی

سٹاف کالج کوئٹہ پاکستان ہی میں ایک خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ دنیا کے ممتاز فوجی اداروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ پاکستانی فوج کے نامور اور قابل فخر فوجی افسروں کے علاوہ اس کالج میں بعض ایسے فوجی . . . . افسروں نے بھی تعلیم و تربیت حاصل کی ہے جو بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ ان میں فیلڈ مارشل منٹگمری۔ جنرل سر کلاڈ آکنلک۔ جنرل سلیم اور لارڈ ویول کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہندوستان کے چیف کمانڈر انچیف اور چار شاہی چیف آف سٹاف بھی اس کالج میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

سٹاف کالج کوئٹہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء کو قائم کیا گیا تھا اور یکم جولائی ۱۹۵۵ء سے اپنی گولڈن جوبلی منا رہا ہے۔ تقسیم ہند کے وقت صرف چند فوجی کالج پاکستان کے حصہ میں آئے جن میں سٹاف کالج کوئٹہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس میں پاکستان کے ان فوجی افسروں کو تربیت دی جاتی ہے جنہیں دوسرے گریڈ میں ترقی دینا ہوتی ہے اور جو چھ سے بارہ سال تک ملازمت کر چکے ہوں اس کالج میں ان افسروں کو اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے جنہیں کمان اور سٹاف میں مقرر کرنا ہوتا ہے۔

کالج کی بنیاد ہندوستان کے مشہور کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل لارڈ کچنر نے ۱۹۰۵ء میں دیولالی میں رکھی تھی ۱۹۰۷ء میں اسے کوئٹہ میں منتقل کر دیا گیا۔ اور اب تک وہیں قائم ہے۔

(نوائے وقت)

درخواست دُعا

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی بشیر احمد صاحب مراد پوری حال مقیم صریح چک ۹۶ گ۔ب ضلع لائلپور بعارضہ بخار بیمار ہیں نیز اہلیہ مرزا محمد بیگ صاحب طویل عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

علی محمد سنگی پیر اچہ بلڈنگ محلہ دارالصدر ربوہ

ماہنامہ خالد کے بارہ میں ضروری اعلان

ماہنامہ خالد ماہ جولائی ۵۵ء اپنے وقت پر تیار ہو گیا ہے۔ لیکن ڈاکخانہ میں ٹکٹیں نہیں مل رہیں جن کی وجہ سے پرچہ وقت پر خریداروں کو بھجوایا نہیں جا سکا جس وقت بھی ٹکٹیں دستیاب ہو گئیں پرچہ پوسٹ کر دیا جائے گا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مینجر ماہنامہ خالد ربوہ

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین۔ جودہا مل بلڈنگ لاہور

وزیر اعظم سے سہروردی اور فضل الحق کی گفت و شنید

کراچی ۴ر جولائی۔ متحدہ محاذ کے رہنما مولوی فضل الحق اور جناح عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے الگ الگ ملاقات کرکے مخلوط وزارت کے بارے میں گفت و شنید کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس سے قبل پاکستان کی ان تین بڑی سیاسی جماعتوں کے لیڈر کسی ایک فارمولا پر متفق ہونے کے لئے کوشاں ہیں۔ کیونکہ ان کے مخلصانہ تعاون کے بغیر اس بات کا کوئی امکان نہیں۔ کہ اسمبلی اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کر سکے گی۔ چنانچہ اسی صورت حال کے پیش نظر مسٹر سہروردی نے جو پاکستان کے وزیر قانون بھی ہیں۔ موقع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے مخلوط وزارت کے قیام اور اس کی ہیئت کے متعلق وزیر اعظم سے بات چیت کا سلسلہ شروع کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ متحدہ محاذ کے اکثر ارکان دستوریہ مسلم لیگ سے مفاہمت اور سمجھوتے پر زور دے رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے مولوی فضل الحق جیسے ضدی رہنما بھی اپنے موقف پر نظرثانی کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

عوامی لیگ کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ متحدہ محاذ کی دیکھا دیکھی عوامی لیگ کے ارکان دستوریہ کی اکثریت بھی یہ فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ مسلم لیگ سے مل کر وزارت کو مضبوط کیا جائے۔ ورنہ متحدہ محاذ کو مشرقی پاکستان کی طرح مرکز میں بھی تقویت حاصل ہو جائے گی۔ اور عوامی لیگ حزب مخالف کی تشکیل کے چکر میں پڑ کر اپنی اہمیت کو کھو بیٹھے گی۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی نے سہروردی اور فضل الحق کو واضح طور پر بتا دیا ہے۔ کہ مجوزہ مخلوط وزارت میں مسلم لیگی نمائندوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

الجزائر میں قوم پرستوں اور فوج میں شدید جھڑپیں

قسطنطین ۴ر جولائی۔ الجزائر میں قوم پرستوں کے خلاف فرانس کی حفاظتی پولیس نے جو بڑے پیمانے پر مہم شروع کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں تین ہزار سے زائد قوم پرستوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ فرانسیسی پولیس اور فوج نے مشترک طور پر الجزائر میں قوم پرستوں کی سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے وسیع پیمانے پر جو مہم شروع کی تھی، اس سلسلے میں یہ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ حفاظتی پولیس نے قسطنطین کے تمام شہر کو گھیرے میں لے لیا۔ اور گھر گھر اور گلی گلی جا کر قوم پرستوں کو نکال کر گرفتار کیا۔ اور اسلحہ وغیرہ بھی برآمد کیا۔

بہار میں تین سو دیہات زیر آب

نئی دہلی ۴ر جولائی۔ پٹنہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دریائے کوسی میں سیلاب آنے کی وجہ سے بہار کے ضلع سہرسہ کے تین سو دیہات زیر آب ہیں۔ سیلاب کا پانی ضلع کے تین تھانوں میں داخل ہو گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے امدادی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ کشتیوں اور ضروری خوراک کی فراہمی کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

آئین دو ماہ میں تیار ہو جائیگا

کراچی ۴ر جولائی۔ مسٹر سہروردی نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ پاکستان کا دستور دو ماہ میں تیار ہو جائے گا اور اسے شکل دار اختیار کرنے میں چھ ماہ کا عرصہ لگے گا۔

بنگالی مغربی پاکستان کے ساتھ مل کر ترقی کرنا چاہتے ہیں

کراچی ۴ر جولائی۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے مغربی و مشرقی پاکستان کے درمیان گہرے تعلقات استوار کرنے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے ایک اعلان کیا ہے۔ متحدہ محاذ کی حکومت پاکستان کے دونوں حصوں میں رہنے والے لوگوں کو ایک قوم کے قالب میں ڈھالنے کا عہد کر چکی ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے پیش نظر بھی یہی نصب العین تھا۔

پنڈت نہرو قوموں کے درمیان منافرت پیدا کر رہے ہیں

اخبار "سنڈے ایکسپریس" کی پنڈت نہرو پر نکتہ چینی

لنڈن ۴ر جولائی۔ برطانیہ کے دائیں بازو کے اخبار "سنڈے ایکسپریس" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ وہ امن کے کس طرح حقیقی دوست ہونے کا دعوی کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ امن پسند امریکہ کے دوست نہیں ہیں۔

"سنڈے ایکسپریس" لکھتا ہے "پنڈت نہرو صرف باتوں کے سیاست دان ہیں اور ہر وقت پرامن طور پر ایک ساتھ زندہ رہنے کی تقویت کا الاپتے رہتے ہیں"۔ "سنڈے ایکسپریس" امریکہ کی پالیسی میں اس تبدیلی پر تبصرہ کر رہا تھا جو مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن نے اختیار کی ہوئی ہے یعنی روس اور چین سے ٹھیک سلوک رکھی جائے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ایسی پالیسی کا دلی خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ امریکہ پر اس کی سابقہ پالیسیوں کے لئے نکتہ چینی کرنا۔ جبکہ رہنے وقت اس کے قومی مفاد کے عین مطابق تھیں امریکہ کے بدخواہوں کا ہی کام ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے۔ امریکہ کے خلاف سب سے زیادہ نفرت پھیلانے والوں میں پنڈت نہرو کا نام سرفہرست آتا ہے۔ پنڈت نہرو مسلمانوں کے بھی دوست نہیں۔ آپ پاکستان سے کشمیر کا علاقہ چھین کر جس پر نہرو کا کوئی حق نہیں مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ مار رہے ہیں۔

پنڈت نہرو برطانیہ کے بھی دوست نہیں ہمیں امید ہے کہ برطانوی عوام ایک ایسے شخص کی باتوں پر کوئی توجہ نہیں دیں گے جس نے مختلف قوموں میں نفرت و حقارت کے بیج بو رکھے ہیں۔

اطلاع

مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ راولپنڈی سے ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ آئندہ احباب ربوہ کے پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں۔

صابن کے اعلیٰ کاریگر کی ضرورت

ربوہ میں صابن کے اعلیٰ کاریگر کی ضرورت ہے جو انگریزی و دیسی صابن بنانے میں اچھا ماہر ہو تنخواہ کا گریڈ حسب لیاقت ہوگا۔ ۷ تا ۹ یہاں آکر ملیں۔ ملک محمد عبد الخالق بر مکان چودھری عبد الحمید محلہ دار الرحمت ربوہ

ضروری اعلان

ماہ جون کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ جولائی ۵۵ء تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تجارتی نرخ

لائل پور مارکیٹ

گندم ۸/۷ تا ۸/۴ چنے ۷/۱ تا ۷/۹ مکی ۷/- تا ۷/۴ روپے۔ باجرہ ۸/۸ تا ۹/- ۱۰ ماش ۱۳/- تا ۱۴/- روپے۔ مونگی ۱۰/- تا ۱۱/- روپے۔ مسور ۸/- تا ۸/۸ روپے۔ ۱۰

. . . .

دال مسور ۱۲/- تا ۱۲/۶ روپے۔ بنولہ ایل ایس ۶/۸ روپے۔ کھل بنولہ ۸/۱۰ روپے۔ توریہ ۱۶/۸ تا ۱۷/- روپے تیل توریہ ۴۲/- تیل بنولہ ۵۵/- روپے۔ میدہ ۵۰/- روپے سوجی ۴۰/- روپے۔ آٹا ۱۲/- روپے۔ گڑ ۱۵/- تا ۱۶/- روپے۔ گڑ دیسی کٹ ۱۳/- تا ۱۴/- روپے۔ شکر ۱۶/- تا ۲۱/- روپے کھانڈ دیسی ۲۷/- تا ۲۸/- روپے۔ چاول سفید ۱۰/- روپے باروانہ ۴/-

معجون نوفل۔ لیکوریا، سیلان الرحم اور جملہ امراض کیلئے بے نظیر علاج، قیمت فی تولہ ۸/ دواخانہ خدمت خلق گول بازار ربوہ